سیاست 12 DEC 2024

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت

اردو یونیورسٹی میں بین الاقوامی کانفرنس، پروفیسر عین الحسن، مولانا اکبر نظام الدین، پروفیسر رتن لال اور دوسروں کا خطاب

حیدرآباد۔11/ڈسمبر، (سیاست نیوز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں امیر خسرو پر ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جس کا عنوان ''امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت'' تھا۔ وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے کہا کہ امیر خسرو کی زبان نہایت ہی دلکش، معنی آفرین اور صناعی سے پُر ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف تاخیر سے کیا گیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اسکول برائے لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی۔ ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین نے کلیدی خطبہ پیش کیا اور کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں خواتین کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھی ہیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں

دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگان خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ پروفیسر رتن لال نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گرانقدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جاسکا۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ سنٹرل ایشیا کو نظر انداز کرتے ہوئے کوئی تاریخ نہیں لکھی جاسکتی۔ چانکیہ اور دوسروں کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی خدمات گرانقدر ہیں اور وہ قوالی اور ترانہ کے موجود تھے۔ پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبہ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کیلئے قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی صابری نے مہمان اعزازی کی حیثیت سے اپنے خطاب میں کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق تھے، انہیں طوطی ہند کہا جاتا تھا، ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں، انہوں نے کئی ساز ایجاد کئے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے اور خسرو اسی تہذیب کے علمبردار تھے۔ پروفیسر عزیز بانو نے خیر مقدم کیا۔1

Sakshi

మనూలో అంతర్జాతీయ సదస్సు

రాయదుర్గం: హిందీ, ఉర్దూ భాషలు, సంగీ
తానికి అమీర్ ఖుస్రూ చేసిన కృషి మరువలే
నిదని కెనడాలోని టొరంటో నోబెల్ ఇంట
ర్నేషనల్ యూనివర్సిటీ వైస్‌చాన్స్‌లర్
ప్రొఫెసర్ రతన్‌లాల్ హంగ్లూ పేర్కొ
న్నారు. గచ్చిబౌలిలోని మౌలానా ఆజాద్
జాతీయ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయం, కల్చర్
హౌస్ ఆఫ్ ది ఇస్లామిక్ రిపబ్లిక్ ఆఫ్ ఇరాన్
ముంబై సంయుక్తంగా 'అమీర్ ఖుస్రూ:
యాన్ ఐకాన్ ఆఫ్ ది కాంపోజిట్ కల్చర్ ఆఫ్
ఇండియా' పేరిట నిర్వహించిన అంతర్జా
తీయ సదస్సుకు ఆయన ముఖ్య అతిథిగా
పాల్గొన్నారు. ఆయన మాట్లాడుతూ అమీర్

ప్రొ.రతన్‌లాల్ హంగ్లూకు
జ్ఞాపికను అందిస్తున్న వీసీ ఐనుల్ హసన్

ఖుస్రూ భారతీయ చరిత్రపై చేసిన కృషి ఎం
తో ఉందన్నారు. కార్యక్రమంలో పలువురు
ప్రొఫెసర్లు, ఫ్యాకల్టీ ప్రతినిధులు, విద్యా
ర్థులు పాల్గొన్నారు.

12 DEC 2024

डेली हिन्दी मिलाप, हैदराबाद | www.webmilap.com

अमीर खुसरो पर मानू में किया गया अंतरराष्ट्रीय सम्मेलन का आयोजन

हैदराबाद, 11 दिसंबर-(मिलाप ब्यूरो) मौलाना आज़ाद राष्ट्रीय उर्दू विश्वविद्यालय तथा इस्लामिक रिपब्लिक ऑफ ईरान के कल्चर हाउस, मुंबई द्वारा संयुक्त रूप से अमीर खुसरो पर आधारित एक दिवसीय अंतरराष्ट्रीय सम्मेलन का आयोजन किया गया। 'अमीर खुसरो : भारत की समग्र संस्कृति के प्रतीक' विषयक सम्मेलन का उद्घाटन मानू के कुलपति प्रो. सैयद ऐनुल हसन ने किया। अवसर पर नोबल इंटरनेशनल यूनिवर्सिटी, टोरंटो के कुलपति प्रो. रतन लाल हंगलू, काबुल विश्वविद्यालय के मौलाना सैयद शाह अली अकबर, प्रो. शरीफ हुसैन कासेमी, प्रो. अनवर खैरी, शमीम तारिक व अन्य गणमान्य उपस्थित थे।

प्रो. सैयद ऐनुल हसन ने अपने संबोधन में भारतीय समाज में सांस्कृतिक और भाषाई विभाजन को पाटने में अमीर खुसरो की महत्वपूर्ण भूमिका पर प्रकाश डाला। उन्होंने कहा कि अमीर खुसरो का प्रदेय भारत के बहुलवादी लोकाचार और सांस्कृतिक सद्भाव का कालातीत प्रतीक है। उनका साहित्य आने वाली संगीत प्रेमी पीढ़ी को प्रेरित करता रहेगा। मानू रजिस्ट्रार प्रो. इश्तियाक अहमद ने विषय पर विस्तार से विचार रखते हुए भारत की समृद्ध सांस्कृतिक विरासत में खुसरो के महत्वपूर्ण योगदान और सद्भाव व विविधता को बढ़ावा देने वाले उनके काम की स्थायी विरासत पर प्रकाश डाला।

प्रो. रतन लाल हंगलू ने सम्मेलन में भारतीय इतिहास में एक एकीकृत व्यक्तित्व के रूप में अमीर खुसरो से जुड़े विभिन्न महत्वपूर्ण पहलुओं खासकर हिन्दी भाषा, उर्दू और संगीत में उनके योगदान पर प्रकाश डाला। प्रो. सैयद अज़ीज़ुद्दीन हमदानी ने मुख्य भाषण देते हुए अमीर खुसरो की साहित्यिक, राजनीतिक और आध्यात्मिक प्रतिभा के बारे में गहन जानकारी दी। उन्होंने समकालीन परिप्रेक्ष्य में उनके अमूल्य योगदान और प्रासंगिकता पर भी विशेष बल दिया। अवसर पर मौलाना सैयद शाह अली अकबर, प्रो. शरीफ हुसैन कासेमी, प्रो. अनवर खैरी, शमीम तारिक व अन्य वक्ताओं ने भी अमीर खुसरो की विरासत पर अपने विचार साझा किए, जिसमें उनके सूफी दर्शन, विभिन्न संस्कृतियों के बीच एकता, धर्म, बहुभाषी कविता और भारतीय संगीत पर उनके प्रभाव आदि विषय शामिल थे। स्कूल ऑफ लैंग्वेजेस, लिंग्विस्टिक्स और इंडोलॉजी डीन प्रो. अजीज बानो ने आज के समय में अमीर खुसरो के आदर्शों को बढ़ावा देने की आवश्यकता पर जोर दिया। डॉ. इफ्तिख़ार अहमद के संचालन में आयोजित इस कार्यक्रम में प्रतिभागियों द्वारा अमीर खुसरो की काव्य उत्कृष्टता, हिंदुस्तानी शास्त्रीय संगीत में उनके अभिनव योगदान और फारस व भारत के बीच सांस्कृतिक सेतु के रूप में उनकी भूमिका पर भी ध्यान केंद्रित किया गया।

मानू में अमीर खुसरो पर आयोजित अंतरराष्ट्रीय सम्मेलन का दृश्य।

راشٹریہ سہارا

امیر خسرو، ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت

مادری زبان پر فخر کا خیال امیر خسرو کی دین۔ مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد، 11/دسمبر۔ (ایس این بی) ''امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔'' ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس ''امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت'' کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگان خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جاسکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطی اور سنٹرل ایشیا کو نظرانداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جاسکتی۔ چانکیہ، پانی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطی ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم بردار تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوجِ کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقعے پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ انگریزی کے تلاوتِ کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

RS

اعتماد 3
جمعرات۔12دسمبر2024ء
9جمادی الثانی1446ھ

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت

مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد، 11/دسمبر (پریس نوٹ) "امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔" ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس "امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جا سکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطیٰ اور سنٹرل ایشیا کو نظر انداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جا سکتی۔ چانکیہ، پانی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطیِ ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم برادر تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوج کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقعے پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ انگریزی کے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

02
THURSDAY
12 DECEMBER 2024
THE RAHNUMA.COM

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد، 11/دسمبر (پریس نوٹ) "امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔" ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس "امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جا سکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطیٰ اور سنٹرل ایشیا کو نظر انداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جا سکتی۔ چانکیہ، پانی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی

پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطیِ ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم برادر تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوج کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقعے پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ انگریزی کے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

رہنمائے دکن

12 DEC 2024

راشٹریہ سہارا

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد، 11 ر دسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہار خیال کیا، شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمٰن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا ''سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو با اختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔'' اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ٹی ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا سمیتی نے انجام دیے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندوستان کی پہچان اور خوبی ہے۔'' پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ''امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت'' کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

بیگ، جناب خیر الناصرین، جناب محمد اظہر الدین، محترمہ نصرت جہاں، محترمہ محسنہ عارف، پروین بیگم، عائشہ بیگم موجود تھے۔

مانو میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد، 11/دسمبر۔ (راست) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندوستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہار خیال کیا، شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (شعبہ اردو)، بشریٰ رحمٰن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔

DS

Sakshi

ఘనంగా 'భారతీయ భాషా ఉత్సవ్'

రాయదుర్గం: భారత జాతీయ ఉద్యమంలో సుబ్రహ్మణ్య భారతి కీలకపాత్ర పోషించారని మనూ వీసీ ప్రొఫెసర్ సయ్యద్ ఐనుల్ హసన్ అన్నారు. భారత స్వాతంత్ర్య ఉద్యమంలో పాల్గొన్న ప్రముఖ తమిళ రచయిత, పాత్రికేయుడు సుబ్రహ్మణ్య భారతి జయంతిని పురస్కరించుకొని బుధవారం గచ్చిబౌలిలోని ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో భారతీయ భాషా ఉత్సవ్‌ను నిర్వహించారు. ఈ సందర్భంగా సుబ్రహ్మణ్య భారతికి ఘనంగా నివాళులు అర్పించారు. అనంతరం జరిగిన సమావేశంలో ఆయన మాట్లాడుతూ ఆయన కేవలం ఒక ప్రాంతానికి, రాష్ట్రానికి మాత్రమే పరిమితం కాలేదని, జాతీయ స్థాయిలో పాత్ర పోషించారన్నారు. బాల్యవివాహాలకు వ్యతిరేకంగా, మహిళా సాధికారత కోసం విస్తృతంగా ప్రచారం చేశారని తెలిపారు. ప్రొఫెసర్ ఎంకేఎం జాఫర్ మాట్లాడుతూ భాషల వైవిధ్యం నాగరికత ప్రత్యేకతను పెంచుతుందన్నారు. ఇది భారతదేశ గుర్తింపు, ప్రత్యేకతను నిలుపుతుందన్నారు. అనంతరం భారత దేశ భాషా వైవిధ్యం, సుబ్రహ్మణ్య భారతి సేవలపై విద్యార్థులు, పరిశోధకులు వివిధ భాషల్లో తమ అభిప్రాయాలను వెల్లడించారు.

AL HAYAT 12-12-2024

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہار خیال کیا، شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا "سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو بااختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔" اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ای ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا سمیتی نے انجام دیے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ "زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندستان کی پہچان اور خوبی ہے۔" پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر "امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت" کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

12-12-2024 صدائے حسینی Sada-E-Hussaini

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد، 11 ردسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہارِ خیال کیا، شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمٰن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا ''سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو بااختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔'' اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ای ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا سمیتی نے انجام دیئے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندستان کی پہچان اور خوبی ہے۔'' پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ''امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت'' کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

Aagaz-e-Jung, 12-12-2024

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہار خیال کیا، شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمٰن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا ''سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو با اختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔'' اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ای ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا کمیٹی نے انجام دیئے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندستان کی پہچان اور خوبی ہے۔'' پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ''امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت'' کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

Urdu Action, 12-12-2024

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد، 11 / دسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہار خیال کیا۔

شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمٰن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا ''سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو با اختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔'' اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ای ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا سمیتی نے انجام دیئے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندستان کی پہچان اور خوبی ہے۔'' پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ''امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت'' کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

Aagaz-e-Jung, 12-12-2024

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد (پریس نوٹ) ''امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔'' ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس ''امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت'' کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔

مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جاسکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطی اور سنٹرل ایشیا کو نظرانداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جاسکتی۔ چانکیہ، پانی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔

مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطی ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم برادر تھے۔

پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوج کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقعے پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ انگریزی کے تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

AL HAYAT 12-12-2024

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت، مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

الحیات نیوز سروس

حیدرآباد: "امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔" ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس "امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت" کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جاسکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطی اور سنٹرل ایشیا کو نظرانداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جاسکتی۔ چانکیہ، پانینی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطی ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم برادر تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوج کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقعے پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ انگریزی کے تلاوتِ کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

صدائے حسینی
Sada-e-Hussaini
12-12-2024

امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد، 11/ دسمبر (پریس نوٹ) ''امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا۔'' ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس ''امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت'' کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جاسکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطیٰ اور سنٹرل ایشیا کو نظر انداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جاسکتی۔ چانکیہ، پانی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطی ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم بردار تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔ سبک ہندی کے بانی ہیں جنھوں نے ہندوستان میں فارسی شاعری کو اوجِ کمال پر پہنچایا۔ انھوں نے موسیقی میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس موقع پر پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار مانو بھی شہ نشین پر موجود تھے۔ ڈاکٹر افتخار احمد کنوینر کانفرنس نے پروگرام کی نظامت کی۔ محترمہ ثمینہ تبسم اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ انگریزی نے اظہار تشکر کیا۔ ڈاکٹر قدسی رضوی اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ انگریزی کے تلاوتِ کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔

Urdu Action, 12-12-2024

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح

حیدرآباد، 11/ دسمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں آج ممتاز تمل شاعر، مصنف، صحافی، مصلح اور جنگ آزادی کے عظیم رہنما سبرامنیا بھارتی کی یوم پیدائش کے موقع پر بھارتیہ بھاشا اتسو کا افتتاح عمل آیا۔ اس موقع پر ہندستان کے لسانی تنوع اور سبرامنیا بھارتی کی خدمات پر طلبہ اور ریسرچ اسکالرس نے مختلف زبانوں میں اظہار خیال کیا۔

شیخ رخسانہ (ریسرچ اسکالر، شعبہ ہندی)، محمد اسلم (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ)، علی زہرہ زیدی (ریسرچ اسکالر، شعبہ فارسی)، محمد ارشد ہمراز (ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو)، بشریٰ رحمٰن (ریسرچ اسکالر، شعبہ ترجمہ) اور ڈاکٹر منہاج احمد (سی ایس ای) نے بالترتیب ہندی، ملیالم، فارسی، اردو، انگریزی اور تلگو میں اپنی گفتگو پیش کی۔ اس موقع پر پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ نے اپنے صدارتی خطاب میں سبرامنیا بھارتی کی خدمات کو بھرپور خراج ادا کرتے ہوئے کہا ''سبرامنیا بھارتی صرف ایک علاقہ اور ریاست تک محدود نہیں تھے۔ اپنی مختصر زندگی میں وہ ہندوستان کی قومی تحریک کا اہم حصہ رہے۔ وہ صحافی بھی تھے، اور ہندی اخبارات کے لئے لکھا کرتے تھے۔ انہوں نے کم عمری کی شادی اور خواتین کو با اختیار بنانے کی مہم شروع کی۔ ایسی شخصیات کی خدمات قومی اور آفاقی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔'' اس پروگرام کی نظامت کے فرائض پروفیسر محمد خالد مبشر الظفر، ڈائرکٹر ڈی ٹی ٹی ایل پی و کوآرڈینیٹر بھارتیہ بھاشا سمیتی نے انجام دیے۔ انہوں نے شرکا کا استقبال کیا اور پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ ''زبانوں کا تنوع تہذیب کی انفرادیت کو جنم دیتا ہے۔ یہی ہندستان کی پہچان اور خوبی ہے۔'' پروگرام کے آخر میں مقرر طلبا اور اسکالرز کو مومنٹوز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ''امیر خسرو: ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت'' کے زیر عنوان منعقدہ یک روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے مہمانان پروفیسر شیخ اشتیاق احمد (رجسٹرار)، پروفیسر شریف حسین قاسمی، مولانا سید شاہ علی اکبر نظام الدین حسینی، پروفیسر سید عزیز الدین ہمدانی، پروفیسر رتن لال ہنگلو، آقای محمد رضا فاضل، پروفیسر انور خیری، جناب شمیم طارق، پروفیسر عزیز بانو، ڈاکٹر افتخار احمد اور ڈاکٹر فیروز عالم کے بشمول بڑی تعداد میں شرکا موجود تھے۔

Urdu Action, 12-12-2024

امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی علامت مانو میں بین الاقوامی کانفرنس سے شرکاء کا خطاب

حیدرآباد، 11/دسمبر (پریس نوٹ) ''امیر خسرو کی زبان نہایت دلکش، معنی آفریں اور صناعی سے پر ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ امیر خسرو کی اہمیت کا اعتراف دیر سے کیا گیا'' ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عین الحسن شیخ الجامعہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی جانب سے منعقدہ ایک روزہ بین الاقوامی کانفرنس ''امیر خسرو ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کی مشترکہ علامت'' کے افتتاحی اجلاس میں صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے کیا۔ افتتاحی اجلاس میں ممتاز مورخ اور دانشور پروفیسر سید عزیز الدین حسین، اعزازی پروفیسر، مانو نے کلیدی خطبہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ دکن کے صوفیوں نے دکنی میں عورتوں کی تعلیم و تربیت پر 90 کتابیں لکھیں۔ امیر خسرو کو چھوڑ کر شمال کے صوفیوں نے اس موضوع پر توجہ نہیں دی۔ امیر خسرو پوری زندگی صلح کل اور بندگانِ خدا سے محبت کی روش پر قائم رہے۔ مہمان خصوصی پروفیسر رتن لال ہنگلو نے کہا کہ امیر خسرو کی کثیر الجہت شخصیت اور ان کی گراں قدر خدمات کا خاطر خواہ اعتراف نہیں کیا جا سکا ہے۔ وہ ایک عظیم صوفی، شاعر، موسیقار، زبان داں اور مشترکہ تہذیب کی علامت تھے۔ عہد وسطی اور سنٹرل ایشیا کو نظر انداز کر کے کوئی تاریخ نہیں لکھی جا سکتی۔ چانکیہ، پانئی وغیرہ کا تعلق قندھار سے تھا۔ امیر خسرو کی گراں بہا خدمات ہیں۔ وہ قوالی اور ترانہ کے موجد تھے۔ مہمان اعزازی پروفیسر شریف حسین قاسمی سابق صدر شعبۂ فارسی نے کہا کہ امیر خسرو ہندوستان کے لیے بے حد قابل فخر شخصیت کا نام ہے۔ مادری زبان پر فخر کرنے کا خیال امیر خسرو کی ہی دین ہے۔ ان کی والدہ ہندوستانی تھیں۔ خسرو نے اپنی ماں کی زبان ہندوی میں شاعری کی اور پوری دنیا میں ان کی شاعری کا ڈنکا بجا۔ مہمان اعزازی مولانا سید شاہ اکبر نظام الدین حسینی نے کہا کہ امیر خسرو کئی بادشاہوں کے دربار کی رونق رہے۔ انھیں طوطی ہند کہا جاتا ہے۔ ان کی ٹھمریاں اور گیت آج بھی مقبول ہیں۔ انھوں نے کئی ساز بھی ایجاد کیے۔ خسرو کہتے تھے کہ ہندوستان میں ہر سو میل پر پانی اور دو سو میل پر بانی یعنی زبان بدل جاتی ہے۔ مشترکہ تہذیب محبت کا دوسرا نام ہے۔ خسرو اس تہذیب کے علم برادر تھے۔ پروفیسر عزیز بانو ڈین اسکول برائے السنہ، لسانیات و ہندوستانیات کی ڈین نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ امیر خسرو ایک صوفی، شاعر اور موسیقار تھے۔